بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم: بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۶ شعبان ۱۳۸۹ھ - ۲۹ اخاء ۱۳۴۸ ہش - ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۵۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اندرونی اور بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے

تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دُنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے

"اندرونی اور بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں کوئی سرکشی باقی نہیں رہ جاتی۔ تقویٰ حاصل کرو کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دُنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے۔ خدا ان کا پردہ پوش ہو جاتا ہے جب تک یہ طریق اختیار نہ کیا جاوے کچھ فائدہ نہیں۔ ایسے لوگ میری بیعت سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ فائدہ ہو بھی تو کس طرح جبکہ ایک ظلم تو اندر ہی رہا۔ اگر وہی جوش، رعونت، تکبر، عجب، ریاکاری، سریع الغضب ہونا باقی ہے جو دوسروں میں بھی ہے تو پھر فرق ہی کیا ہے؟ سعید اگر ایک ہی ہو اور وہ سارے گاؤں میں ایک ہی ہو تو لوگ کرامت کی طرح اس سے متاثر ہوں گے۔ نیک انسان جو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر نیکی اختیار کرتا ہے اس میں ایک ربانی رعب ہوتا ہے اور دلوں میں پڑ جاتا ہے کہ یہ بلخدا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے خدا تعالیٰ اپنی عظمت سے اس کو حصہ دیتا ہے اور یہی طریق نیک بختی کا ہے۔

پس یاد رکھو کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھائیوں کو دُکھ دینا ٹھیک نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع اخلاق کے متمم ہیں اور اس وقت خدا تعالیٰ نے آخری نمونہ آپ کے اخلاق کا قائم کیا ہے۔ اس وقت بھی اگر وہی درندگی رہی تو پھر سخت افسوس اور کم نصیبی ہے۔ پس دوسروں پر عیب نہ لگاؤ کیونکہ بعض اوقات انسان دوسرے پر عیب لگا کر خود اس میں گرفتار ہو جاتا ہے اگر وہ عیب اس میں نہیں۔ لیکن اگر وہ عیب سچ مچ اس میں ہے تو اس کا معاملہ پھر خدا تعالیٰ سے ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۴۶ - ۳۴۴)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۸ اخاء ۱۳۴۸ ہش۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کی حرمِ محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

[redacted]

● ربوہ ۲۸ اخاء۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا مری سے ربوہ واپس تشریف لے آئی ہیں اور آپ کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، الحمد للہ۔

● ۷ ستمبر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعتِ احمدیہ قادیان کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

● سیالکوٹ سے علی احمد صاحب طارق بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد محترم سید احمد علی صاحب فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہسپتال سے واپس گھر آ گئے ہیں۔ آپ پچھلے دنوں Colitis Intestinal کی وجہ سے شدید بیمار رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

● ربوہ ۲۸ اخاء۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر دائیں آنکھ میں موتیا کے کامیاب آپریشن کے بعد لاہور سے ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

● مکرم سید محمد لطیف صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بیت المال ربوہ کو آجکل بواسیر کی تکلیف ہے اور عام کمزوری بھی ہے۔ احباب جماعت سے صحتیابی کیلئے درخواستِ دعا ہے۔ (مختار احمد ہاشمی، ربوہ)

آئندہ اتوار کو ملاقاتیں نہیں ہونگی

احباب مطلع رہیں کہ آئندہ اتوار (۲ نبوت) کے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقاتیں نہیں ہوں گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

حقیقی عبادت کا آٹھواں تقاضا یہ ہے کہ انسان کی ساری تدابیر اللہ تعالیٰ کی تدابیر کے ہم رنگ ہو جائیں

مدبّرِ حقیقی اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے اس کی تدابیر زمین و آسمان پر حاوی ہیں

اگر ہم اپنی تدابیر کو اللہ تعالیٰ کی صفات کے رنگ میں رنگین کر لیں تو ہمیں خوشحال اقتصادی زندگی حاصل ہو سکتی ہے

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (البیّنہ) کی نہایت لطیف اور پُر معارف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ وفا ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۶۹ء۔ بمقام مسجد نور راولپنڈی

(مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔ اے۔ رکن شعبہ زود نویسی)

تشہد و تعوّذ کے بعد حضور نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت فرمائی اور اسکے بعد فرمایا:۔

اسلامی تعلیم انسانی زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھتی اور انسان کی تمام قوتوں اور قابلیتوں کی کامل نشوونما کرتی ہے۔ میں گزشتہ متعدد خطبات سے اسلام کے اقتصادی نظام کو ایک خاص نقطہ نگاہ سے بیان کر رہا ہوں۔ میں نے بتایا تھا کہ جس طرح ہر دوسرے شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والی اسلامی تعلیم عبادت کے سب تقاضوں کو پورا کرتی اور اس مقصد کے حصول میں ممد و معاون ہوتی ہے اور اس پر عمل پیرا ہو کر انسان اپنے مقصدِ حیات یعنی اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ محبت اور قرب کا تعلق حاصل کر لیتا ہے اسی طرح اقتصادیات کا بھی زندگی کے ایک شعبہ سے تعلق ہے۔ اس شعبۂ زندگی کے متعلق بھی انسان کو ایک کامل اور مکمل تعلیم دی گئی ہے اور جو اسلامی ہدایات اقتصادی زندگی سے تعلق رکھتی ہیں وہ درحقیقت عبادت ہی کا ایک حصہ اور عبادت کے سب تقاضوں کو باحسن وجوہ پورا کرتی ہیں۔

میں نے بتایا تھا (کچھ خطبات چھپ بھی چکے ہیں) کہ قرآن کریم کی اس آیہ کریمہ

"وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ" (البیّنہ ۹۸ - ۶)

میں

"مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ" میں ایسے گیارہ تقاضوں کا ذکر ہے

جن کا حقیقی عبادت سے تعلق ہے۔ اس حقیقی عبادت کا تعلق ہماری زندگی کے ہر شعبہ سے، انسان کے ہر فعل بلکہ اس کی ہر حرکت اور سکون سے بھی ہے۔ غرض اسلام کا اقتصادی نظام بھی حقیقی عبادت کے ان تمام تقاضوں کو پورا کرتا ہے جن کا ذکر "مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ" میں پایا جاتا ہے۔

آج میں حقیقی عبادت کے جس تقاضے کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں وہ ان گیارہ تقاضوں میں سے

آٹھواں تقاضا ہے

لغت میں "الدین" کے ایک معنی تدبیر کے بھی کئے گئے ہیں۔ پس اس لحاظ سے مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کے معنے یہ ہوں گے کہ اے بنی نوع انسان! تمہیں یہ حکم دیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو اور اس عبادت کے سب تقاضوں کو پورا کرو۔ منجملہ ان تقاضوں کے ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ تمہاری ساری کی ساری تدابیر اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص کا رنگ رکھنے والی ہوں۔

قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے کہ مدبّر حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔

وہی ساری تدابیر کا سرچشمہ اور منبع ہے

اس سارے عالمین یعنی آسمانوں اور زمین پر اُسی کی تدبیر محیط ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ" (الرعد ۱۳: ۳)

کہ اللہ تعالیٰ ہر امر کے متعلق تدبیر کرتا ہے اور اس کا انتظام کرتا ہے۔ اور وہ یہ انتظام اس لئے کرتا ہے کہ وہ مخلوق جسے اس نے اختیار دیا ہے، عقل و سمجھ اور فکر و تدبّر کی قوت عطا کی ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے اس تدبیری نظام میں بہت سی نشانیاں اور علامات اور نمونے قائم ہو جائیں تاکہ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی تدبیر کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھال لے تو لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ کی رُو سے اس کا اللہ تعالیٰ سے ایک قرب، ایک محبت کا تعلق قائم ہو جائے گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ پس غور و فکر کرنے والا انسان اس یقین پر قائم ہو جاتا ہے کہ یہ سارا کارخانۂ عالم اور یہ سارا الٰہی نظام واقعی اللہ تعالیٰ کی تدبیر کے بیشمار پہلوؤں

پر مشتمل ہے۔ اور اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے قرب کے لئے، اپنے وصال کے لئے پیدا کیا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ سورۂ سجدہ میں فرماتا ہے:۔

"یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ" (آیت ۶)

اللہ تعالیٰ آسمان سے زمین تک اپنے حکم کو قائم کرنے کے لئے تدبیر کرتا ہے منصوبہ بناتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ

اللہ تعالیٰ کا منصوبہ

انسان کے منصوبہ سے بہت ہی مختلف ہوتا ہے۔ انسان کو بہت سے اعداد و شمار اکٹھے کرنے پڑتے ہیں۔ گھنٹوں سوچنا پڑتا ہے۔ دوسروں سے مشورے لینے پڑتے ہیں اور جو حقیقی مومن ہیں ان کو بڑی دعائیں کرنی پڑتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور رہنمائی حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے تب جاکر انسانی منصوبہ بنتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی نہیں وہ تو زمان و مکان کی قیود سے بالا ہستی ہے۔ وہ اپنی تدبیر کا ایک سیکنڈ میں (اگرچہ سیکنڈ کا تعلق وقت سے ہے اور یہ محاورہ غلط سہی لیکن اپنے مفہوم کو سمجھانے کے لئے اس کے بغیر چارہ نہیں۔ ایک سیکنڈ کے ہزارویں یا کروڑویں حصہ یا جو بھی کہہ لیں اس کے اندر) اپنی تدبیر کا فیصلہ کر دیتا ہے۔ "کُنْ فَیَکُوْنُ" والا معاملہ ہوتا ہے۔

بہرحال ہمیں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم کو جاری کرنے کے لئے تدبیر کرتا ہے اور اُس کی یہ تدبیر آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے۔ اس لئے

حقیقی تدبیر کرنے والی ہستی

اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دوسری مخلوق سے جداگانہ قوتیں اور استعدادیں دی ہیں۔ ایک ہرن کی قوت اور قابلیت انسان کی قوت اور قابلیت سے مختلف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جس رنگ میں جسمانی قویٰ بخشے ہیں اس قسم کے قویٰ دوسری مخلوق یعنی جانداروں وغیرہ کو نہیں عطا کئے حالانکہ جسمانی لحاظ سے انسان اور دوسرے جاندار بظاہر ایک جیسے اور مشترک القویٰ ہیں لیکن جس رنگ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو جسمانی قویٰ اور قابلیتیں بخشی ہیں اس رنگ میں جانوروں کو طاقت اور قابلیت عطا نہیں کی۔ کیونکہ ایک انسان کو جو جسمانی قوت، قابلیت اور استعداد دی گئی ہے اس کا اثر اس کے اخلاق پر پڑتا ہے لیکن ایک ہرن کو جو جسمانی قوت اور طاقت دی گئی ہے اس کا اثر اس کے اخلاق پر نہیں پڑتا کیونکہ

اخلاق کا تعلق انسان سے ہے

ہرن سے نہیں۔ انسان کو جو جسمانی قوتیں عطا ہوئی ہیں ان کی صحیح یا غلط نشوونما کے نتیجہ میں اس کا ذہن بھی متاثر ہوتا ہے اس کے اخلاق بھی متاثر ہوتے ہیں اور اس کی روحانیت بھی متاثر ہوتی ہے۔ لیکن ایک ہرن یا کسی دوسری جاندار چیز کے ذہن یا اخلاق یا روحانیت کے متاثر ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ جانوروں کی ذہنی نشوونما صرف عادت یا تجربے سے تعلق رکھتی ہے عقل و فکر اور تدبر و بیان کی قوت انہیں حاصل ہی نہیں۔ یہ شرف صرف انسان کے حصہ میں آیا ہے پس چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو علاوہ جسمانی قوتوں اور قابلیتوں کے اسے ذہنی اور اخلاقی اور روحانی قوتیں اور قابلیتیں بھی عطا کی تھیں اور ساتھ ہی ہر قسم کی قوتوں کی کامل نشوونما کے سامان بھی پیدا کئے تھے اور اس سے الٰہی منشاء یہ تھا کہ انسان جہاں اپنی جسمانی قوتوں کی نشوونما کو اسکے کمال تک پہنچائے وہاں وہ اپنی ذہنی۔ اپنی اخلاقی اور اپنی روحانی قابلیتوں کو بھی ان کے نشوونما کے کمال تک پہنچائے۔ اس کے لئے انسان کو کسی حد تک آزادی اور اختیار دینا ضروری تھا۔ اور چونکہ اختیار دینا تھا اس لئے یہ بھی ضروری تھا کہ اس کے لئے ہدایت یا رہنمائی کے سامان مہیا کئے جائیں تاکہ اس ہدایت کی رہنمائی میں اُس کی تمام قوتوں کی کماحقہٗ نشوونما ہو سکے۔ اور وہ

بنیادی ہدایت یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اسکی صفات کا رنگ اپنے اُوپر چڑھاؤ۔ یہی وہ بنیادی ہدایت ہے جس کا تمام انبیاء پرچار کرتے رہے ہیں۔ ہر ایک امت نے اپنے اپنے وقت میں اپنی قوتوں کو اعلیٰ مقام تک پہنچانے کے لئے اس ہدایت سے فائدہ اٹھایا لیکن امتِ محمدیہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض کے نتیجہ میں اور اس کامل ہدایت کی وجہ سے جو آپؐ پر نازل ہوئی خیر امت قرار دی گئی۔ اس تعلیم سے امتِ محمدیہ نے سب سے زیادہ فائدہ اٹھایا اور انہیں اُٹھانا بھی چاہیئے تھا کیونکہ قرآن کریم سے باہر اس قسم کی کوشش کہ انسان اپنے رب کی صفات کا کامل طور پر ہمرنگ بن جائے اور اللہ تعالیٰ کے اخلاق کا لباس جسے ہم لباسِ تقویٰ بھی کہتے ہیں وہ پہن لے۔ یہ شرف امتِ محمدیہ کے باہر ممکن ہی نہیں کیونکہ دوسرے مذاہب کے پاس کامل شریعت نہیں ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے چونکہ صرف جسمانی نہیں بلکہ ذہنی، اخلاقی اور روحانی قوتوں کی نشوونما کے سامان بھی پیدا کئے ہیں۔ اس لئے جہاں تک انسان کا تعلق تھا اللہ تعالیٰ نے

تدبیر کامل کے ایک حصہ کو انسان کیلئے چھوڑ دیا

لیکن جہاں تک دوسری مخلوق مثلاً جانوروں اور درختوں اور پودوں کا تعلق تھا پتھروں اور ہیروں اور جواہرات کا تعلق تھا اللہ تعالیٰ نے ان سب چیزوں پر اپنی تدبیر کا کامل جلوہ ظاہر فرمایا۔ انکی ساخت و پرداخت میں کسی اور کی مدد یا انکی اپنی تدبیر کی کوئی ضرورت باقی نہیں رکھی۔ ہر چیز کی جتنی اور جس رنگ کی ضرورت تھی اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے ضروری سامان پیدا کر دیئے۔ مثلاً ہرن ہی کو دیکھ لیجئے اسکے کھانے کی جو ضرورت تھی اسکے سامان پیدا کر دیئے گئے۔ ان کے لئے یہ ضرورت باقی نہیں رہی کہ ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے کوئی اقتصادی منصوبہ بنائے۔ یہی حال دوسری مخلوق کا ہے کیونکہ انکو وہ عقل نہیں دی گئی جو انسان کو دی گئی ہے۔ ان کو وہ اخلاقی قوتیں اور استعدادیں نہیں عطا کی گئیں جو انسان کو عطا کی گئی ہیں۔ ان کو وہ روحانی قوتیں اور قابلیتیں نہیں دی گئیں جو انسان کو عطا ہوئی ہیں۔ پس یہ جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی قوتیں اور استعدادیں صرف انسان کو بخشی گئی ہیں ان قوتوں کی نشوونما کے لئے ضروری تھا کہ انسان کو اختیار دیا جائے اور پھر اسکو کہا جائے کہ یہ راستہ ہدایت کا ہے اور یہ راستہ گمراہی کا ہے۔ ہدایت کے راستہ پر چلو گے تو اللہ تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرو گے۔ اپنی قوتوں کو انکی نشوونما کے کمال تک پہنچا سکو گے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان میں یہ قوتیں اس لئے ودیعت کی ہیں کہ وہ اس کا قرب حاصل کرے کیونکہ جو شخص اپنی ہر قسم کی قوتوں اور استعدادوں کو صحیح راہوں پر پرورش کر کے ان کو نشوونما کے کمال تک پہنچاتا ہے وہی کمالِ قربِ الٰہی کو حاصل کر سکتا ہے ورنہ اسکے بغیر قربِ الٰہی کا حصول ممکن ہی نہیں۔ پس چونکہ انسان کی ہر قسم کی قوتوں اور استعدادوں کی کمال نشوونما مطلوب تھی اللہ تعالیٰ نے ایک حصہ میں انسان کو بھی شامل کیا اور کہا کہ اے انسان! میں نے تجھے ہر دوسری مخلوق پر فوقیت بخشی ہے۔ دوسری مخلوق کیلئے تدبیر کرنا ضروری نہیں لیکن تیرے لئے ضروری ہے کیونکہ تیری کامیابی اسکے بغیر ممکن ہی نہیں لیکن تیری ہر تدبیر مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ کے مطابق خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہیئے۔ اگر تیری تدبیر خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں ہوگی تو پھر تُو اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ تُو اپنی قوتوں اور قابلیتوں کی صحیح نشوونما نہیں کر سکے گا۔

سورہ سجدہ میں

مذکورہ آیت ۶ سے پہلے اور بعد کی بھی بہت سی آیات میں دراصل یہی مضمون بیان ہوا ہے چونکہ خطبہ میں زیادہ لمبا مضمون بیان نہیں ہو سکتا اس لئے میں نے اس میں سے بعض ٹکڑے منتخب کر لئے ہیں۔ شائد ان میں سے بھی مجھے کچھ چھوڑنے پڑیں گے۔ غرض سورہ سجدہ کی اس چھٹی آیت میں بتایا کہ مدبر حقیقی صرف اللہ تعالےٰ کی ذات ہے۔ وہی آسمانوں اور زمین کی تدبیر میں لگا ہوا ہے۔ اس کے بعد آٹھویں آیت میں فرمایا

اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَہٗ

کہ اللہ تعالےٰ نے جو مدبر حقیقی یعنی آسمانوں اور زمین کی تدبیر میں لگا ہوا ہے جو کچھ بھی پیدا کیا ہے اعلیٰ طاقتوں کے لئے پیدا کیا ہے ہمیں ہر چیز میں ایک تدریجی ارتقاء نظر آتا ہے درخت میں بھی اور جانور میں بھی تدریج کا اصول جاری ہے حتیٰ کہ اگر ہم اپنی نظر کو زمانہ کی وسعتوں میں پھیلا کر دیکھیں تو ہمیں صاف پتہ لگتا ہے کہ جمادات میں بھی

تدریجی ترقی کا اصول

کارفرما ہے مثلاً زمین سے ارتقائی مدارج طے کرنے کے بعد کوئلہ اور ہیرے اور جواہرات بھی بنتے ہیں۔ غرض اللہ تعالےٰ نے یہاں یہ فرمایا ہے کہ میں نے جو کچھ بھی پیدا کیا ہے اس میں بڑی طاقتیں رکھی ہیں۔ میری تدبیر ہی کے نتیجہ میں میری مخلوق کی قابلیتیں اجاگر ہوتی ہیں۔ اور ان کی طاقتوں کی صحیح نشوونما ہوتی ہے۔ میری تدبیر کے نتیجہ میں اور میری ہی منشاء کے مطابق ہر چیز اپنی شکل اختیار کرتی ہے۔ ایک یہ ہیرا ہے کتنے نامعلوم سالوں اور زمانوں میں سے گزر کر وہ ہیرا بن سکا اسی طرح صدیاں گزر جانے کے بعد کہیں جا کر پتھر کا کوئلہ کوئلہ بنتا ہے لیکن جو چیز پتھر کا کوئلہ بنتی ہے ... ... وہ کوئلہ نہیں بن سکتی تھی جب تک اللہ تعالےٰ اس کے اندر یہ طاقت نہ رکھتا اور اس طاقت کے نشوونما کے سامان نہ پیدا کرتا

پس یہ امر الامر کے بعد ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ

ہر چیز کا مربی اور مدبر اللہ تعالےٰ ہی کی ذات ہے

جو بھی منصوبہ اس وقت دنیا کی ہر مخلوق پر حاوی اور حاکم ہے وہ اللہ تعالےٰ ہی کا ہے۔ ہر چیز میں اللہ تعالےٰ کی تدبیر کارفرما ہے جس کے نتیجہ میں ہر چیز کی اعلیٰ طاقتیں اپنے کمال کو پہنچ جاتی ہیں لیکن انسان دوسری مخلوق سے مختلف ہے چنانچہ انسان کے متعلق اسی سورۃ کی دسویں آیت میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:۔

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝

ہم نے انسان کو مکمل طاقتیں دی ہیں اور جیسا کہ ہمیں دوسری جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو جو طاقتیں عطا ہوئی ہیں ان طاقتوں کا تعلق صرف انسانی جسم سے نہیں بلکہ اس کے ذہن سے بھی ہے اس کے اخلاق سے بھی ہے اس کی روحانیت سے بھی ہے دوسری مخلوق کو صرف جسمانی طاقت ملی ہے جبکہ انسان کو یہ چاروں قسم کی طاقتیں ملی ہیں۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ ایک حد تک انسانی ذہن سے کچھ خفیف سا ملتا جلتا ذہن جانوروں کو بھی ملا ہے لیکن وہ انسانی ذہن سے اتنا مختلف ہے اور اس میں اتنا فرق ہے کہ ہم اس کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔ مثلاً انسان کے علاوہ کوئی جانور چاند پر جانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ لیکن انسان نے سوچا اور اللہ تعالےٰ کے بنائے ہوئے قانون کو سمجھا اور اس سے فائدہ حاصل کیا اور

چاند پر پہنچ کر

واپس بھی آ گیا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو نہ صرف جسمانی طاقتیں دی ہیں بلکہ ذہنی اخلاقی اور روحانی طاقتوں سے بھی نوازا ہے اور اس طرح انسان کو دوسری مخلوق کے مقابلہ میں ایک ارفع مقام عطا کیا ہے اسلئے فرمایا کہ میں نے ان طاقتوں کو عطا کرنے کے بعد ان کی کامل نشوونما کے لئے صرف وہ سامان پیدا نہیں کئے جو غیر انسان کی طاقتوں کے لئے پیدا کئے گئے تھے بلکہ ایک نیا سامان بھی پیدا کیا ہے اور وہ نفخ روح ہے یعنی اللہ تعالےٰ نے انسان کو یہ سب طاقتیں دینے کے بعد اس سے فرمایا کہ میں یہ طاقتیں تجھے دیتا ہوں اگر تو ان کی صحیح نشوونما کر سکے اور اس نشوونما کو کمال تک پہنچا سکے تو آخری نتیجہ یہ نکلے گا کہ تو میرا ایک پیارا بندہ بن جائے گا۔ لیکن تو اپنی قوتوں اور طاقتوں کی صحیح نشوونما نہیں کر سکتا جب تک تجھے میرے الہام اور وحی کی روشنی حاصل نہ ہو اس لئے میں نے تیرے لئے یہ سامان بھی پیدا کر دیا ہے تاکہ یہ نعمت میسر آ جانے کے بعد تیرے لئے یہ ممکن ہو جائے کہ تو اپنی طاقتوں کو اس رنگ میں کمال تک پہنچائے کہ تیرا رب تجھ سے راضی ہو جائے یہ شرف انسان کو نفخ روح یعنی الٰہی کلام کے نازل ہونے کے نتیجہ میں عطا ہوتا ہے۔ ہر زمانے کے لحاظ سے انسان بحیثیت نوع جس قدر اپنی قوتوں کو کمال تک پہنچا سکتا تھا اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے جس الہام کی ضرورت تھی جس ہدایت کی ضرورت تھی وہ اس کو انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ عطا کی جاتی رہی اور پھر

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل

اور آپؐ کے ذریعہ سے وہ کامل ہدایت اور اکمل شریعت اور اعلیٰ تعلیم نازل ہوئی کہ اگر انسان اس پر عمل کرے تو انسانیت کے کمال کو پہنچ کر اللہ تعالےٰ کا محبوب ترین بندہ بن سکتا ہے یہ بلند مرتبہ پہلی امتوں کے لئے ممکن ہی نہیں تھا پہلی امتوں اور امت محمدیہ کے درمیان بلحاظ مرتبہ و مقام کے فرق کو میں نے دوسری آیات سے لیا ہے۔ ویسے آیت زیر بحث میں عام معنی مراد ہیں یعنی ہر زمانہ کے انسان کو بحیثیت انسان یہ چاروں قسم کی قوتیں اور قابلیتیں عطا ہوتی رہی ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے انسان دیکھ! میں نے تجھے جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی قوتوں سے سرفراز کیا ہے اور پھر ان کی صحیح نشوونما کے لئے خود تیری رہنمائی کی ہے خود تیری انگلی پکڑی اور تجھے سیدھے راستے پر چلایا ہے۔ ہم نے تجھے ایسے کان دیئے ہیں جو دوسری مخلوق کو عطا نہیں ہوئے ہم نے تجھے ایسی آنکھیں دی ہیں جو دوسری مخلوق کو عطا نہیں ہوئیں ویسے شائد ہمارے بچے حیران ہوں کہ آنکھ کی عطا کا صرف انسان پر حصر کیوں کیا جا رہا ہے حالانکہ ہرن کو بھی آنکھ دی گئی ہے عقاب کو بھی آنکھ دی گئی ہے مرغابی کو بھی آنکھ دی گئی ہے اور مرغی کو بھی آنکھ دی گئی ہے۔ تمام پرندوں چرندوں کو آنکھیں دی گئی ہیں حتیٰ کہ رینگنے والے بعض کیڑوں تک کو آنکھیں دی گئی ہیں لیکن یہاں عام طور پر مخلوقات کو جو آنکھیں دی گئی ہیں ان کا ذکر نہیں ہے بلکہ یہاں اس آنکھ کا ذکر ہے جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ اگلے جہان میں بھی اندھا ہو گا یعنی وہ نابینائی اور اندھا پن جس کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالےٰ کی وحی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے انقلاب کو دیکھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے سے محروم ہو جاتا ہے اور اس کی قوتوں کو وہ کمال حاصل نہیں ہو سکتا جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

کہ میں نے تمہیں کان دیئے ہیں جن سے تم میری وحی کو سن سکتے ہو میں نے تمہیں آنکھیں دی ہیں جن سے تم بچشم بصارت اور بصیرت کے نتیجہ میں میری آیات کو دیکھ سکتے ہو میں نے تمہیں ایسا دل عطا کیا ہے کہ کان اور آنکھ کے ذریعہ سے جو تم علم حاصل کر سکتے ہو اس سے وہ صحیح نتیجہ نکال سکتا ہے گویا انسان ان قوتوں کے ذریعہ اپنے کمال کو پہنچ سکتا ہے ہر فرد اپنے کمال کو پہنچ سکتا ہے ہر قوم اپنے کمال کو پہنچ سکتی ہے بنی نوع انسان اپنے کمال کو پہنچ سکتے ہیں۔ مسلمان قرآن کریم کے پہلے مخاطب ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں غیروں سے ممتاز کرنے کے لئے فرقان بخشا ہے۔ اسلام مسلمان سے وعدہ کرتا ہے کہ اگر وہ قرآنی تعلیم پر عمل کرے گا اللہ تعالےٰ کی صفات کی معرفت حاصل کرے گا۔ اللہ تعالےٰ کا حقیقی بندہ بن جائے گا۔ اور اس کی عبادت کے تمام تقاضوں کو پورا کرے گا تو پھر اللہ تعالےٰ کی ایک ایسی لازوال محبت اسے ملے گی جو کسی غیر کو مل ہی نہیں سکتی۔ لیکن باوجود اس کے کہ ہم نے تمہیں غیر سے ممتاز کیا ہے پھر بھی قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ تم میں سے بہت تھوڑے ہیں جو میرے شکر گزار بندے بنتے ہیں ویسے تو قرآن کریم کے مخاطب تمام بنی نوع انسان ہیں لیکن قرآن کریم جب اپنے مخاطب سے بات کر رہا ہو یا اللہ تعالےٰ قرآن کریم کے ذریعہ اپنے بندے سے بات کر رہا ہو تو کبھی وہ ایک گروہ کو مخاطب کرتا ہے کبھی وہ دوسرے گروہ کو مخاطب کر لیتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہم

اس کے ایک معنی یہ بھی کر سکتے ہیں

کہ مسلمان کو مخاطب کر کے کہا جَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ تمہیں کان دیئے تمہیں آنکھیں دیں۔ اور تمہیں دل دیا کہ تم اللہ تعالےٰ کی تعلیم کو سنو اس کے نشانوں کو دیکھو اور پھر صحیح نتیجہ اخذ کرو۔ اپنی قوتوں اور استعدادوں کی کما حقہ نشوونما کر کے اللہ تعالےٰ کے قرب کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرو۔ تم بڑے ہی خوش بخت انسان ہو جنہیں اسلام جیسا مذہب ملا۔ اس پر عمل کرنے کی توفیق ملی اور اس پر عمل پیرا ہونے کا جو انعام ہے یعنی محبت الٰہی وہ تمہیں نصیب ہوئی۔ لیکن اے وہ بدبخت انسان تو نے قرآن کریم کی آواز پر لبیک نہیں کہا تو کتنا سخت ہے۔ فطرت کی آواز پر تو نے کان نہیں دھرے۔

اللہ تعالےٰ کی وحی کے نتیجہ میں

ایک انقلاب عظیم بپا ہوا اور تو نے آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا۔ اور تو نے اپنے گرد و پیش کے حالات سے وہ نتیجہ نہ نکالا۔ جو ایک صحیح دل نکال سکتا تھا۔ آخر نتیجہ یہ نکلا کہ تو اللہ تعالےٰ کی ناشکری پر اتر آیا۔ تو نے اس کی قرب کی راہوں کی بجائے اس سے دوری کی راہوں کو اختیار کر لیا۔ اور اس طرح تو اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے میں ناکام رہا جس مقصد کے لئے تجھے پیدا کیا گیا تھا۔

جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے۔ سورۃ سجدہ کی اس مذکورہ بالا آیت (اور اس سے پچھلی آیتوں کو ملا کر کیونکہ سارا مضمون ایک ہی چل رہا ہے) میں اللہ تعالےٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ انسان کو

ہر لحاظ سے کامل اور مکمل طاقتیں عطا

ہوئی ہیں اور پھر ان طاقتوں کی کما حقہ نشوونما کے لئے یہ سامان بھی پیدا کیا کہ اس کے لئے اپنی وحی کی روشنی کا حصول ممکن بنا دیا۔ انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ چاہے۔ اور اس کے دل میں اپنے رب کی محبت حاصل کرنے کی خواہش بھی موجزن ہو تو وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ میں نے انسانی طاقتوں کی صحیح نشوونما کے لئے اسے کان دیئے۔ گویا کان کا ایک چشمہ جاری کیا اور جیسا کہ دوسری جگہ سے ہمیں پتہ لگتا ہے۔ یہ چشمہ اپنی پوری روانی کے ساتھ اپنی پوری وسعتوں کے ساتھ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی وجود مبارک سے نکلا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ محض الہام تمہیں میرے قرب کا وارث نہیں بنا سکتا تھا۔ کیونکہ الہام کے متعلق اللہ تعالےٰ نے ایک اور جگہ فرمایا ہے کہ یہ تو شہد کی مکھی کو بھی ہوتا ہے۔ لیکن قرب الٰہی کا جو مقام انسان کو حاصل ہو سکتا ہے۔ اور عملاً بہت سے انسانوں کو حاصل ہوا اور بالآخر رسول کریم کے وجود میں اپنے عروج کو پہنچا وہ شہد کی مکھی کو تو حاصل نہیں ہو سکتا۔

پھر فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے

الہام کا چشمہ جاری کیا ہے

لیکن جَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ کہ تیرے اندر وہ مطلوبہ طاقت ہونی چاہئے کہ جس رنگ میں تجھے اللہ تعالےٰ کا الہام سننا چاہیئے اس رنگ میں سنے اور پھر ساتھ ہی جس رنگ میں اللہ تعالےٰ کی آیات کو دیکھنا چاہیئے اس رنگ میں دیکھے۔ اور پھر اس سے ایک صحیح نتیجہ نکالنے میں کامیاب بھی ہو جائے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کا شکر گزار بندہ بننے کا راز اسی میں مضمر ہے

اللہ تعالےٰ کی وحی پر غور کرنے اور اس کی آیات کو دیکھنے کے بعد انسانی دل مختلف منصوبے بناتا ہے۔ بعض منصوبے اس کے دل کے جسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ بعض اس کے ذہن سے تعلق رکھتے ہیں۔ بعض اس کے اخلاق سے تعلق رکھتے ہیں اور بعض اس کی روحانیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم اس وقت اس منصوبے کی بات کر رہے ہیں۔ جو اس کے جسم سے تعلق رکھتا ہے۔ ویسے یہ سارے منصوبے درحقیقت ایک ہی سلسلہ کی مختلف کڑیاں ہیں۔ لیکن ہم اس وقت اس کی ایک کڑی یعنی اقتصادی نظام کے متعلق بات کر رہے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ فرمایا ہے:۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۔ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

(یونس ۱۰ : ۳۲)

سورۃ سجدہ کے شروع میں بتایا تھا کہ اللہ تعالےٰ آسمان اور زمین کو اپنی تدبیر سے احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اب یہاں یہ فرمایا ہے کہ

اس تدبیر کا ایک نتیجہ یہ نکلتا ہے۔

کہ آسمان اور زمین سے انسان کے لئے رزق مہیا ہوتا ہے۔ اور یہ دراصل آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالےٰ کی تدبیر کے بہت سے جلووں میں سے ایک جلوہ ہے سورۃ سجدہ کی آیہ کریمہ

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ

میں جو ایک وسیع مضمون بیان ہوا تھا۔ سورۃ یونس کی مندرجہ بالا آیت اس مضمون کے ایک باب کی طرف توجہ کرتی ہے یعنی اللہ تعالےٰ ہی کی تدبیر آسمانوں اور زمین میں کارفرما ہے۔ اور ہمیں اس کے بہت سے جلوے نظر آتے ہیں۔ ان میں سے ایک جلوہ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کے الفاظ میں پنہاں ہے فرمایا اللہ تعالےٰ کی تدبیر کے نتیجہ میں کائنات عالم میں تمام انسانوں کے لئے رزق کا سامان پیدا کیا جاتا ہے

رزق کے معنے

صرف کھانے کی اشیاء کے نہیں ہوتے بلکہ اس لفظ کو ہم ضروریات زندگی کے تمام سامانوں سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ گویا اللہ تعالےٰ کی اس تدبیر کے نتیجہ میں انسانی ضرورتوں کے پورا ہونے کے لئے تمام سامان پیدا ہوئے۔ آگے اس کی تقسیم میں دونوں پہلوؤں کو مدنظر رکھا گیا۔ یعنی نہ صرف سامان پیدا کئے بلکہ اس پیداوار اور اس عطا کی تقسیم کے لئے بھی ایک بڑا ہی حکیمانہ طریق بتایا۔ اقتصادیات میں بھی دو مسائل بڑے اہم ہیں۔ ایک ہے پیداوار کا۔ اور دوسرا ہے اس پیداوار کی تقسیم کا۔ ہمارے تمام اقتصادی مسائل انہی دو نقطوں کے گرد گھومتے ہیں۔ یعنی ایک چیز کو کتنی مقدار میں کتنے عرصہ میں پیدا کیا جائے۔ اور پھر اس کی پیداوار کو کس رنگ میں شہریوں میں تقسیم کیا جائے۔

غرض اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے آسمان اور زمین میں تدبیر کی اور اس کے نتیجہ میں

انسان کی ہر ضرورت کو پورا کر دیا۔

اب کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ اے میرے رب تو نے مجھے جسمانی قوتیں اور طاقتیں تو بڑی عطا کی تھیں۔ لیکن ان کی صحیح نشوونما اور اس کے کمال تک پہنچانے کے سامان مہیا نہیں کئے۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اے خدا! تو نے

مجھے ذہن تو بڑا اچھا دیا تھا۔ لیکن تو نے مجھے ایسے سامان نہیں دیئے۔ کہ میں اپنی ذہنی قوتوں کو ان کی نشوونما کے کمال تک پہنچا سکوں۔ میں نے دسویں پاس کی۔ میں آگے پڑھ نہیں سکا۔ اے خدا! میں اس لئے نہیں پڑھ سکا کہ تو نے وہ سامان نہیں پیدا کئے۔ جس سے میں اپنی پڑھائی کو آگے جاری رکھ سکتا۔ اسی طرح کوئی شخص یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ اے میرے رب تو نے مجھے اخلاقی قوتیں تو بہت عطا کی تھیں۔ لیکن یہ اخلاقی قوتیں جن اصولوں اور جس ماحول میں پرورش پاتی ہیں اور اپنے کمال کو حاصل کیا کرتی ہیں۔ تو نے وہ ماحول نہیں پیدا کیا وہ حالات نہیں پیدا کئے۔ اس لئے میری اخلاقی قوتیں اپنی نشوونما کی جدوجہد ہی میں ہلاک ہوگئیں۔ اور اپنے نقطہ عروج کو نہیں پا سکیں۔ اسی طرح کوئی شخص یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ اے خدا! تو نے مجھے روحانی قوتوں سے تو وافر حصہ عطا فرمایا تھا لیکن تو نے روحانی رفعتوں کے حصول کے سامان مہیا نہیں فرمائے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

اور یہی سچ ہے اور اللہ ہی حق ہے کہ میں نے رب العالمین کی حیثیت سے تمام قوتوں کو پیدا کیا۔ اور ساتھ ہی ان کی نشوونما کے لئے جس جس چیز کی ضرورت و احتیاج تھی۔ میں نے وہ بھی پیدا کر دی ہے۔ کسی شخص کی ضرورت پوری نہیں ہوتی تو وہ مظلوم ہے۔ اور اس کے ماحول میں کوئی ظالم ہے۔ جس کی وجہ سے اسے اپنا حق نہیں مل سکا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اگر میں چاہتا تو جس طرح میں نے ہرن کو قوت اور طاقت دی اور اس کی قوت اور طاقت کی نشوونما کے سامان پیدا کئے۔ اور وہ اس کو مل بھی گئے۔ اس کو کوئی منصوبہ نہیں بنانا پڑا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اسی طرح میں تمہارے ساتھ بھی کر سکتا تھا۔ انسانی جسم کے لئے جس قسم کی غذاؤں کی قسم کی غذاؤں کی ضرورت تھی۔ وہ اسے بھی جانوروں کی طرح میسر آجاتیں۔ اگر آپ کی آنکھیں ہیں یعنی السمع" کے معنوں میں آنکھیں رکھتے ہیں اور آپ کو جنگل میں جانے کا اتفاق ہو تو آپ دیکھیں گے کہ بھیڑ بکریاں اکٹھی ایک گلے میں چر رہی ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ بکری ایک بوٹی کو منہ لگائے گی۔ مگر جلد ہی ناک منہ چڑھاتے ہوئے اسے چھوڑ کر آگے نکل جائے گی۔ کیونکہ یہ غذا اس کے لئے ٹھیک نہیں ہوگی۔ اس کے دو منٹ بعد بھیڑ آئے گی۔ وہ اس بوٹی کو سونگھے گی۔ اور پھر بڑی خوشی سے اسے کھانا شروع کر دے گی۔ غرض بکری کے لئے جو سامان پیدا کیا ہے۔ اس کی فطرت کے اندر اس کے

پہچاننے کی قوت

رکھ دی ہے وہ غذا اسے خود بخود مل جاتی ہے۔ خود اس کی فطرت اس کا ڈاکٹر اس کا قائد و راہ نما ہوتی ہے۔ اسی طرح بھیڑ سے کہا کہ جو تیری ضرورت ہے وہ تجھے پتہ لگ جائے گی۔ شیر کو کہا کہ جو تیری ضرورت ہے اس کا تجھے پتہ لگ جائے گا۔ وغیرہ

غرض ہر چیز کو اس کی ضرورت کا خود بخود پتہ لگ جاتا ہے۔ جانور تو پھر بھی کسی حد تک احساس رکھتے ہیں۔ نباتات تک کو اپنی ضرورتوں کا پتہ لگ جاتا ہے۔ مثلاً ہر درخت کی جڑوں کو پنپنے کے لئے جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا انہیں پتہ لگ جاتا ہے۔ ہمارے

ربوہ کی زمین میں شور اور کلر بہت زیادہ ہے

اپنے دیگر افراد خاندان کی طرح مجھے بھی درخت لگانے کا بہت شوق ہے۔ درختوں۔ پودوں اور پھولوں سے پیار کرنا ہماری طبیعتوں میں رچا ہوا ہے۔

شروع میں جب میں لاہور سے ربوہ منتقل ہوا۔ تو میں نے لاہور سے کئی قسم کے پودے لاکر ربوہ میں لگائے۔ لیکن آٹھ دس قسموں کے سوا باقی سب پودے مرجھا گئے۔ ایسا کیوں ہوا؟ اس لئے ہوا کہ یہ نقل مکانی میں نے کی تھی۔ مگر پودوں کو یہ فضا راس نہ آئی وہ مرجھا گئے۔ جب میں نے پودا لگایا تو اس کی جڑوں نے محسوس کیا کہ یہاں کی مٹی میں ہمارے کھانے کی غذائیت نہیں ہے۔ چنانچہ وہ ختم ہوگئے۔ لیکن

بعض پودے ایسے بھی تھے

جنہوں نے بڑے شوق سے اس مٹی کو پسند کیا اور دو دو مہینوں میں انہوں نے اتنا قد نکالا اور اتنا پھیلاؤ آگیا کہ ہم حیران ہوگئے۔ ان میں ایک یوکلپٹس بھی تھا۔ یہ شور زمین کو بہت پسند کرتا ہے۔ جس شور اور کلر والی زمین میں اور کوئی درخت نہ اگ سکتا ہو وہاں یہ بڑی آسانی سے ہو جاتا ہے۔

پس نہ صرف جانوروں بلکہ نباتات کے اندر اس کا ڈاکٹر بھی پیدا کر دیا اس کا باورچی بھی پیدا کر دیا۔ اس کا درزی بھی پیدا کر دیا۔ مثلاً اس کی فطرت میں ہم درزی کا مظاہرہ اس طرح دیکھتے ہیں کہ ایک درخت ہے اس کے پتے چکنے مخملی لباس کی خاصیت رکھتے ہیں۔ بارش ہوتی ہے تو ایک سیکنڈ کے لئے پانی کا قطرہ ان پر نہیں ٹھہرتا۔ فوراً پھسل کر نیچے بہہ جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ایک دوسرا درخت ہے۔ جس کے پتوں میں کھدر کے کپڑے کی خاصیت ہوتی ہے۔ بارش کا قطرہ پڑتا ہے تو ان کے اندر جذب ہو جاتا ہے۔ پس ہر درخت کے پتوں کا اپنا کام ہے۔ ہر ایک کو جس چیز کی ضرورت تھی اس قسم کا ماہر ڈاکٹر طبیب۔ باورچی۔ درزی وغیرہ سارے کے سارے شعبے خدا تعالےٰ نے اس کے اندر ہی قائم کر دیئے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے انسان سے فرمایا کہ میں نے تیرے ساتھ کسی اور قسم کا معاملہ کرنا ہے۔ میں نے درخت کو اس لئے بنایا تھا کہ وہ تیرا خدمتگزار بنے اور تجھے میں نے اس لئے پیدا کیا ہے اور پروان چڑھایا ہے کہ تو میرا خدمت گزار بنے۔ اس لحاظ سے ان

دونوں مخلوقوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے

ہے۔ پس سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ کہہ کر اس کائنات عالم کی ہر چیز اور ہر مخلوق کو انسان کی خدمت پر لگا دیا۔ فرمایا تیری پیدائش کی غرض یہ ہے کہ تو میرا خادم بنے۔ اس لئے جو صفات میرے خادم میں ہونی چاہئیں۔ وہ تجھے خود اپنے اندر پیدا کرنی پڑیں گی۔ جو صفات تیرے خادم میں ہونی چاہیئے تھیں اور وہ از خود پیدا نہیں کر سکتا تھا اور تو بھی اس میں پیدا نہیں کر سکتا تھا اس کا میں نے انتظام کر دیا ہے۔ تیری طاقت سے زیادہ تجھ پر بوجھ نہیں ڈالا لیکن تجھے یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ میں نے تجھے

اپنا خادم، اور اپنا عبد بننے کے لئے

پیدا کیا اور تیری راہ نمائی کی اور پھر تجھے جسمانی۔ ذہنی۔ اخلاقی اور روحانی قوتیں بھی عطا کیں۔ اور ان قوتوں کی نشوونما کے کمال تک پہونچنے کے سامان بھی مہیا کئے۔ اور ان کو جاننے پہچاننے اور ان سے کماحقہ فائدہ اٹھانے کے جو ذرائع تھے۔ وہ بھی تجھے عطا کئے۔

پس اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ہم نے تمہیں آسمان اور زمین سے رزق عطا کیا ہے اور تیری سمع اور بصر کے ہم مالک ہیں۔ یعنی ہم نے

انہیں پیدا کیا اور جس قسم کی سمع اور بصر ہونی چاہیئے تھی وہ سمع اور بصر ہم نے پیدا کی۔ سورہ سجدہ کی آیت میں تھا۔ جَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ مگر سورہ یونس کی آیہ کریمہ میں

سمع اور بصر کی ایک دوسری خصوصیت

کا ذکر کرنے کے لئے جَعَلَ کا لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ فرمایا اَمَّنْ یَّمْلِکُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ۔ یعنی اللہ تعالےٰ ہی کان اور آنکھ کا مالک ہے۔ سورہ سجدہ کی آیہ شریفہ میں عطا کا ذکر تھا کہ ہم نے یہ یہ سامان پیدا کئے ہیں اور یہ یہ نعمتیں عطا کی ہیں تم ان سے کما حقہ فائدہ اٹھاؤ۔ اور یہاں اس آیہ کریمہ میں یہ بیان ہوا ہے کہ سمع اور بصر کا استعمال اسی طرح ہونا چاہیئے جس طرح ہم نے حکم دیا ہے۔ کیونکہ ہم مالک ہیں تم مالک نہیں ہو۔

پس اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں اپنا خادم بننے کے لئے پیدا کیا ہے اور اپنے فضل سے ساری دنیا کو تمہاری خدمت پر لگا دیا ہے۔ تاکہ تمہارے قویٰ کی صحیح نشوونما ہو سکے۔ تمہیں میرا حقیقی عبد بننے کے لئے جس ہدایت و راہ نمائی کی ضرورت تھی وہ بھی میں نے نازل کی۔

بنی نوع انسان کی ترقیات کیلئے

تازہ بتازہ کلام اتارا۔ اگرچہ کامل اور مکمل کلام اور کامل اور مکمل وحی کا نزول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا۔ لیکن اس کامل وحی کو سمجھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے ذیلی وحی از بس ضروری تھی۔ آسمان سے رحمت باراں کا نزول ہوتا ہے۔ پانی بہہ کر دریاؤں کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اگر اس کے آگے بند نہ باندھے جائیں۔ تالاب نہ بنائے جائیں۔ یا دریاؤں سے نہریں کھود کر پانی کو استعمال میں نہ لایا جائے۔ تو پانی ضائع چلا جاتا ہے۔ اسی طرح آسمان سے وحی کے نزول اور اس کی حفاظت اور اس کے صحیح استعمال کے سامان ذیلی یا ظلی یا تابع وحی کی صورت میں پیدا کر دیئے۔ اس وحی کو سننے کے لئے کان اور اس کے نتیجہ میں دنیا میں جو ایک تغیر عظیم پیدا ہوا اس کے دیکھنے کے لئے آنکھ اور اس روحانی انقلاب سے نتائج اخذ کرنے کے لئے دل بنایا ہے۔ یہاں سورہ یونس کی آیہ مبارکہ میں اسی مضمون کو اس کے نتیجہ کے رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تمہیں سمع اور ابصار دیں یعنی کان اور آنکھیں عطا کیں اور مالک ہونے کی حیثیت سے تمہاری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلا دی ہے اور ان ذمہ داریوں سے کما حقہ عہدہ برآ ہونے کے لئے ہدایت و راہ نمائی کے سامان بھی مہیا کر دیئے ہیں۔

اب یہ تمہارا کام ہے

کہ تم اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کو ان کے مالک کے احکام کے مطابق استعمال میں لاؤ جس کے نتیجہ میں تمہارا دل صحیح تسلیم کو اخذ کرے۔ اور پھر اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے تمہارے اندر ہمت اور عزم پیدا ہو۔ جب تم ایسا کرو گے تو نتیجۃً

یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ

مردہ قوم میں سے ایک زندہ قوم نکل آئے گی۔ اہل مکہ بتوں کو پوجتے تھے ہر قسم کے گند میں مبتلا تھے۔ اپنے خالق و مالک خدا سے دور اتنے دور کہ ان کی دوری ہمارے تصور میں بھی نہیں آ سکتی۔ مگر اسلام پر عمل پیرا ہونے سے ان کے اندر زندگی کے آثار نمودار ہوئے۔ ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔ ان میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔ اور ان میں ابوجہل کا بیٹا عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی پیدا ہوئے

یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ

کا ایک عجیب نظارہ رونما ہوا۔ آسمان سے روحانی رزق کے نزول کے نتیجہ میں ان کے اندر

ایک عجیب روحانی زندگی

پیدا ہو گئی۔ اس کے برعکس جو شخص سمع اور ابصار کے مالک کی ہدایات پر عمل پیرا نہیں ہوتا اس کا باپ خواہ کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو وہ

یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ

کا مصداق ہوتا ہے۔ وہ کبھی اللہ تعالےٰ کے فضلوں کا وارث نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالےٰ کے فضل کا حصول الٰہی ہدایتوں پر عمل پیرا ہونے پر منحصر ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تمہیں ان نظائر اور شواہد سے سمجھ لینا چاہیئے کہ میں اس طرح پر اپنے امر اور اپنے حکم کو اپنی تدبیر کے ذریعہ نافذ کیا کرتا ہوں۔ اگر آدمی سمجھے اور غور کرے تو اس کے لئے اس نتیجہ پر پہنچنا کوئی مشکل امر نہیں کہ

حقیقی سہارا اللہ تعالےٰ کا سہارا ہے

اصل پناہ اللہ تعالےٰ کی پناہ ہے۔

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ

پھر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ تعالےٰ کا تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ تم اللہ تعالےٰ کی پناہ میں نہیں آتے۔ اس کو اپنا سہارا نہیں بناتے۔ اس کی انگلی نہیں پکڑتے کہ تم صحیح راہ پر چلو۔ اللہ تعالےٰ کے پیارے اتنے پیارے کہ جتنے بیٹے پیارے ہوتے ہیں بن جاؤ۔ تم اس کے ایسے خادم بن جاؤ۔ جن سے اللہ تعالےٰ انتہائی شفقت کرتا ہے۔ تم اس کے ایسے عبد بن جاؤ۔ جن سے وہ انتہائی محبت کرتا ہے۔

یہ تو تھا روحانی دنیا کا ذکر۔ اب

اقتصادیات کا ذکر

کیا جاتا ہے۔ اقتصادی لحاظ سے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تمہیں زمین و آسمان میں جو بھی نعمتیں نظر آتی ہیں۔ میں ان سب کا پیدا کرنے والا اور میں ہی سب کا رزاق ہوں۔ میں ہی ان تمام چیزوں کا مالک ہوں۔ اس لئے میری ہدایات کے مطابق اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں سے کام لیتے ہوئے دنیا میں ایک ایسا اقتصادی نظام قائم کرو۔ ایسا ہمہ گیر اقتصادی منصوبہ تیار کرو جو زندہ کرنے والا ہو مارنے والا نہ ہو۔ اگر تم ایسا اقتصادی نظام قائم کرو گے جو زندگی بخش ہو ہلاک کرنے والا نہ ہو تو اس کے نتیجہ میں تمہارے ذہن میں، تمہارے اخلاق میں اور تمہاری روح میں بھی ایک جلا پیدا ہو جائے گی۔ جس سے وہ مقصد پورا ہو جائے گا جس کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے۔

اور بھی بہت سی آیات ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کا بندہ بن نہیں سکتا۔ اللہ تعالےٰ کی بندگی کے سارے تقاضے پورے نہیں ہو سکتے جب تک کہ انسانی تدبیر اللہ تعالےٰ کی تدبیر کے ہمرنگ نہ ہو جائے کیونکہ مدبر حقیقی

اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ ہماری ساری تدبیریں بے نتیجہ ہیں اگر ہم اپنی تدابیر کو اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوہ کے رنگ میں رنگین نہیں بنا لیتے۔ اب چونکہ دیر ہو گئی ہے اس لئے میں اس حصہ کو چھوڑتا ہوں۔

قرآن کریم نے ایسے بہت سارے مکر اور تدابیر کا ذکر کیا ہے جو الٰہی تدابیر کے مقابلے پر کھڑی ہوتی اور ناکام ہوتی ہیں۔ اس کی پھر آگے مثالیں دے کر ہمیں سمجھایا ہے اور ہماری عقل اور ہمارے جذبات کو اپیل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ دیکھو! جس کی تدبیر ہماری تدبیر کے قدم بقدم چلے گی وہ تو کامیاب ہوگا اور جس کی تدبیر ہماری تدبیر کے پہلو بہ پہلو نہیں چلے گی وہ کامیاب نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے مسلمان بندے!

اقتصادی دنیا میں

تیری ہر تدبیر اللہ تعالیٰ کی زمین و آسمان پر حاوی اقتصادی تدابیر کے مطابق اور ہم رنگ ہونی چاہیئے۔ انسان کی جسمانی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان میں جو تدابیر جاری کر رکھی ہیں یعنی اقتصادی نظام قائم کر رکھا ہے۔ (یہ مسئلہ چونکہ بنیادی اور بڑا اہم ہے اس لئے میں اس کو بار بار دُہرا رہا ہوں) اس کو رب العالمین کے چھوٹے سے فقرہ میں بیان کر دیا ہے۔ کیونکہ رب العالمین کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا ہے ان کے اندر مختلف طاقتیں اور قوتیں ودیعت کیں۔ ان طاقتوں اور قوتوں کی کماحقہٗ نشوونما کا خود متکفل بنا اور اگر کسی شخص کو وہ سامان میسر نہیں آتے یا اس کا حق اسے نہیں ملتا (اب ہم انسان کی دنیا میں آجاتے ہیں) تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ظالم ہے جو اس کا حق چھین رہا ہے۔ انسانی ضرورت کی ہر چیز کو حق قرار دیا ہے اور اس ضرورت کے اظہار کو درخواست کرنے یا بھیک منگا بننے کی کیفیت سے دوچار نہیں ہونے دیا بلکہ فرمایا ہے درخواست کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ بھیک مانگنے کی نوبت کیوں آئے۔ تمہاری ہر ضرورت تو تمہارا اپنا حق ہے جسے تم اپنی طاقت اور استعداد کے مطابق اس کی نشوونما کے لئے حاصل کر سکتے ہو البتہ ہر اس چیز کو رد کر دیا ہے جو انسانی طاقت اور استعداد کی نشوونما کے لئے ضروری تھی۔ مثلاً ایک کمزور ذہن کا بچہ جو ۲۸۰ نمبر لے کر میٹرک پاس کرتا ہے اگر وہ یہ کہے کہ میرا یہ حق بنتا ہے کہ مجھے کالج میں پڑھایا جائے تو اس کو ایک مسلمان یہ کہے گا کہ دیکھو تم نے یہ ثابت نہیں کیا کہ تم کالج میں پڑھنا تمہارا حق بنتا ہے کیونکہ اگر تو نے واقعی محنت کی ہے (عام طور پر بچے اس بات سے انکار کر دیتے ہیں کہ انہوں نے وقت ضائع کیا۔) اور اللہ تعالیٰ نے تجھے اتنی ہی قابلیت دی تھی کہ تو دسویں جماعت میں ۴۰ کے پاس ہوتا۔ سو تو پاس ہو گیا۔ تو اپنے کمال کو پہنچ چکا ہے۔ تیرا ذہن آگے ترقی نہیں کر سکتا۔ اب تیری مزید پڑھائی پر پیسہ خرچ کرنا دراصل پیسہ ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے رب العالمین کی حیثیت سے

انسان کے جملہ حقوق کی ادائیگی

کے لئے تمام ضروری سامان پیدا کر دیئے لیکن چونکہ انسان کی ذہنی، اخلاقی اور روحانی قوتوں کی نشوونما بھی ضروری تھی کیونکہ اس کے بغیر وہ اپنی پیدائش کے مقصد کو حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ کے ماتحت تدبیر کے ایک چھوٹے سے حصہ کو ایک حد تک انسان کے اختیار میں دے دیا اور اسے فرمایا کہ میرے کہنے کے مطابق چل۔ تجھے میری رحمتیں اور میرے فضلوں کے نتیجہ میں بے انتہا خزانے مل جائیں گے۔ اور پھر تو جو بھی تدبیر کرے گا وہ رب العالمین کی صفت کے ماتحت اسی ربوبیت کی ظلیت میں ہوگی اور اس طرح تو میرے حکم کے مطابق اقتصادی نظام بنائے گا اور اسے جاری کر سکے گا۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے تقسیم میں تفاوت پیدا کر دیا۔ کسی کو کمانے کی زیادہ طاقت دے دی اور کسی کو کم۔ ورنہ تو ہر اعرابی والا حال ہو جاتا یا شہر والا حال ہو جاتا۔ اور جب انسان نے کما لیا تو فرمایا کہ اس میں سے خود دوسروں کے حقوق ادا کرو۔ میں تمہیں بہت بڑا ثواب دوں گا۔ تیرے پاس جو مال ہے یہ دراصل تیری اخلاقی، تیری ذہنی (غور کریں تو یہ بھی شامل ہے) اور تیری روحانی ترقی کے لئے ہے وہ اس طرح پر کہ تیرے مال میں بکر کا حق بھی شامل ہے۔

اب یہ تیری اخلاقی اور روحانی ذمہ داری ہے

کہ تو بکر کا حق اسے پہنچا دے۔ اِدھر بکر کو یہ کہا کہ حق تو تیرا تھا تجھے استعداد بھی دی تھی لیکن تجھے تکبر اور غرور سے بچانے کے لئے میں نے تیرا حق کسی اور کو دے دیا ہے اب وہ تجھے دے گا۔ اُدھر اسلامی حکومت کو کہا کہ اگر کوئی شخص رضاکارانہ طور پر دوسرے کے حقوق ادا نہیں کرتا تو یہ تمہارا کام ہے کہ تم حق دار کو اس کا حق دلواؤ۔ لیکن اس دنیا میں مختلف نعرے (ازمز) جب نعرے لگاتے ہیں تو وہ انسانی حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتے اسی طرح ان میں سے وہ جو اسلام کے اقتصادی اصول کو اچھا سمجھتے ہیں۔ مگر وہ ان اصول کو اپنانے سے گریز کرتے ہیں۔ آپ اس بارہ میں غور کریں اور سوچیں۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے اور سوچا ہے مجھے تو اس کی ایک وجہ یہ نظر آتی ہے کہ اگر وہ یہ کہیں کہ

اسلام نے ایک حسین اقتصادی نظام قائم کیا ہے

ہم اس پر چل کر دنیا کو اس کے اقتصادی حقوق دلوائیں گے۔ تو اس کے ساتھ ہی انہیں اسلام کی عائد کردہ پابندیوں کو بھی ماننا پڑتا ہے لیکن ایک شخص جو شراب پینے کا عادی ہے وہ یہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ میں اسلام کے اقتصادی نظام کو جاری کروں گا۔ جب کہ وہ خدا تعالیٰ کی عطا کے ایک حصہ کو خود ہی غلط طور پر استعمال کرنے والا ہے۔ اس واسطے ایسے لوگ زبانی طور پر تو اسلام کے اقتصادی نظام کی خوبیوں کو مانتے ہیں۔ لیکن درحقیقت اس پر عمل پیرا ہونے کی طرف آتے ہی نہیں۔ صرف کہہ دیتے ہیں کہ ہاں یہ بڑی اچھی تعلیم ہے ایک ہی بات ہے۔ کوئی نام لے دو۔ یہ اصول طور پر ایک بات نہیں کیونکہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں نے اسلام کے اقتصادی اصول کو اپنانا اور جاری کرنا ہے اور ان کے ذریعہ ہر ایک آدمی کے حق کو دینا اور دلانا ہے تو ساتھ ہی اسے اسلام کی عائد کردہ پابندیوں کو قبول کرنے کا بھی اقرار کرنا پڑے گا۔ اس کے بغیر حقوق کی کماحقہٗ ادائیگی ممکن ہی نہیں۔ مثلاً اسلام نے یہ پابندی لگائی ہے کہ اسراف نہ کرو۔ اب جو شخص خدا تعالیٰ کے کہنے کے مطابق ایک لاکھ روپیہ کسی اور کا نائد اپنے پاس رکھتا ہے۔ اگر وہ اسراف کرتا ہے تو گویا اس نے ایک لاکھ روپیہ کسی غیر کا اسراف کی نذر کر دیا۔ اب وہ یہ حق اصل حق دار کو کیسے پہنچائے گا۔ غرض اسلام یہ کہتا ہے کہ اسراف سے کام نہ لو ورنہ تم وہ حق ادا نہیں کر سکو گے جو میں نے قائم کیا ہے۔ اسی طرح اسلام نے یہ بھی کہا ہے کہ بخل نہ کرو کیونکہ اس صورت میں اگر تمہارے پاس روپیہ ہوگا بھی تو تم دوسرے کو دینے سے گھبراؤ گے تمہاری طبیعت دوسرے کو دینے کے لئے تیار نہیں ہوگی۔ پس اسلام نے اسراف سے بھی بچایا اور بخل سے بھی۔ افراط سے بھی بچایا اور تفریط سے بھی۔

اسلام کے اقتصادی نظام کی رو سے

انسان کی تمام طاقتوں کی بہترین نشوونما کے لئے جو سامان پیدا کئے ہیں ان سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانے کے لئے جو مال و دولت کسی کو حاصل ہوتی ہے اس کے رکھنے کی اسے صرف اس حد تک اجازت ہے کیونکہ یہ اس کا حق ہے۔ پس یہ حق و حکمت پر مشتمل اقتصادی نظام اس بات کی بھی ضمانت دیتا ہے کہ اے انسان! میرے دائرہ انتظام کے اندر تجھے امیر کہہ کر کوئی تیرا مال نہیں چھینے گا۔ تجھے امیر کہہ کر کوئی تیری جان لینے کے درپے نہیں ہوگا۔ تیرے بچوں کو ظلم و تشدد کا نشانہ نہیں بنے دیا جائے گا۔ اسلام کے اقتصادی نظام کی رو سے کسی کی اپنی یا اس کے بچوں یا دوسرے

Dependents (متوسلین) کی جتنی اور جس قدر قوتیں اور استعدادیں ہیں ان کی صحیح اور کامل نشوونما کے لئے جس جس چیز کی بھی ضرورت ہے وہ ان کا اپنا حق ہے دنیا کی کوئی طاقت اُن سے اس حق کو چھین نہیں سکتی۔ لیکن جو چیز ان کی ضرورت سے زائد ہے وہ دراصل ان کی نہیں بلکہ کسی دوسرے کی ہے اس لئے جو چیز زائد ہے اُسے شراب میں۔ اُسے جوئے میں۔ اُسے سٹے میں۔ اُسے گھوڑ دوڑ میں اُسے جوئے کی مشینوں میں شیطان نے اب جوئے کی ہزار شکلیں بنا دی ہیں۔ بعض ملکوں میں ہر گلی کے کونے پر جوئے کی مشینیں لگ گئی ہیں جس کی وجہ سے جوا کھیلنے کیلئے دوسرے ساتھی کی ضرورت نہیں رہی۔ اس کی جگہ لوہے سے کام لے لیا گیا ہے اور لوگ جوا کھیلنے کی Desire (خواہش) کو وہیں جا کر پورا کر لیتے ہیں) اسلام کا اقتصادی نظام کہتا ہے کہ میں نے یہ چیزیں تیرے لئے پیدا نہیں کیں۔ تیرے قویٰ کی نشوونما میں ان چیزوں کا کوئی حصہ نہیں اس واسطے تو ان چیزوں پر خرچ نہیں کر سکتا۔ پس امیر کے جائز حق کو تو قائم کیا۔ لیکن دوسروں کی حق تلفی کی اُسے اجازت نہیں دی۔

پس اسلام کے اقتصادی نظام نے

انسانی ضرورت کی بڑی واضح اور معین تعریف

کر دی ہے کہ انسان کی جسمانی۔ ذہنی۔ اخلاقی اور روحانی قوتوں کی نشوونما کے لئے جس چیز کی جس قدر ضرورت ہے وہ اس کا حق ہے اور وہ چیز اس سے چھینی نہیں جائیگی لیکن جو چیز اس کی ضرورت سے زائد ہے اور اس کی قوتوں کی نشوونما کے لئے اس کی ضرورت نہیں وہ دراصل اس کی نہیں بلکہ کسی اور کی ہے جس کو قوتیں تو عطا ہوئیں۔ لیکن ان کی نشوونما کے لئے سامان میسر نہیں آئے۔ ظاہر ہے اگر واقعی ہم خالقِ کل اور رب العٰلمین پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمیں اس کی صفات کا عرفان حاصل ہے تو پھر اس نظام کے سمجھنے میں کوئی ابہام اور الجھن باقی نہیں رہتی۔ کیسا حکیمانہ نظام ہے کہ ایک شخص کو کہا کہ جتنی قوتیں تجھے بخشی ہیں ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے سامان نہیں

عطا کر دیئے ہیں

دوسرے سے کہا کہ جتنی قوتیں تجھے عطا کی ہیں ان سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کے لئے تجھے پورے سامان میسر نہیں آئے۔ یہ تفاوت اسلئے پیدا کیا ہے کہ اس طرح تمہاری اخلاقی اور روحانی قوتوں کی نشوونما کے سامان پیدا ہوں۔ ایک قربانی دینے والا ہو اپنے رب کی خوشنودی کے حصول کے لئے اور دوسرا تکبر و غرور سے بچنے والا ہو اپنے رب کے قہر اور غضب کے خوف سے۔ اللہ تعالیٰ نے یوں مختلف شکلوں میں سہارا دے کر انسان کی اخلاقی اور روحانی قوتوں کو بلند کیا ہے۔

پس یہ تفاوت پیدا کر کے ہمیں صاف طور پر بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ جہاں رزاق ہے وہاں وہ مالک بھی ہے جس کو جس قدر چاہتا ہے عطا کرتا ہے اس واسطے اس کی ہدایات کے مطابق رزق کا استعمال ہونا چاہیئے دوسری جگہ فرمایا کہ زمین و آسمان میں اس کی تدبیر کارفرما ہے اور انسانی قوتوں کی نشوونما کے لئے اسکی دوسری تدبیروں کے علاوہ ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ اس نے اپنی رحمت سے انسان کو

اپنی وحی کے انعام سے سرفراز کیا

اسکے مطابق ہی انسان آگے ترقی کر سکتا ہے۔ یہاں مالک کہکر اسی طرف توجہ دلائی ہے کہ انسانی سمع اور بصر اور اسکے دل حتیٰ کہ اس کی ہر چیز کا میں ہی مالک ہوں۔ اسلئے ہر چیز کو میرے کہنے کے مطابق خرچ کیا جائے جس کا بالآخر یہ خوشکن نتیجہ نکلے گا کہ وہ دنیا جو اقتصادی لحاظ سے غلام بنائی گئی۔ جو اقتصادی لحاظ سے ہلاکت کے گڑھے میں پھینکی گئی اور جو اقتصادی لحاظ سے موت کے منہ میں پڑی ہوئی ہے۔ اسے ہمارے اس اقتصادی نظام کے قیام کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے

خوشحال اقتصادی زندگی

نصیب ہوگی۔ چنانچہ میرے پاس جو بھی دوست آتے ہیں میں تو ان سے کہا کرتا ہوں۔ کدھر بھاگے پھرتے ہو تم Minimum necessities of life (کم سے کم ضروریات زندگی) کی باتیں کرتے ہو۔ یعنی یہ کہ ہر ایک کو کم سے کم ضروریات زندگی بہر حال میسر آنی چاہئیں۔ لیکن تم اس نظام زندگی کی طرف پیٹھ کر کے کھڑے ہو جو کہتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ انسانی ضروریات جو ہیں وہ بہر حال پوری ہونی چاہئیں اسلام کے اقتصادی نظام میں کم سے کم کا کوئی تصور پایا ہی نہیں جاتا بلکہ زیادہ سے زیادہ دینے اور دلانے کی ہدایت موجود ہے یعنی جو چیز انسانی قوتوں کی نشوونما کو کمال تک پہنچانے میں ممد و معاون ہے وہ اسے بہر حال زیادہ سے زیادہ میسر آنی چاہیئے۔ صرف

Basic necessities of life (زندگی کی بنیادی ضروریات) مہیا کرنا یا نیم مردہ اور نیم زندہ رکھنا یا محض زندہ رکھنا اور مرنے سے بچا لینا یہ تو کوئی بات نہیں حالانکہ یہی جسمانی طاقت تو ایک مومن کے روحانی ارتقاء میں ممد و معاون بنتی ہے۔ جیسا کہ مقولہ مشہور ہے کہ روح تو بلند پروازی کی بڑی خواہش رکھتی ہے۔ لیکن جسم ساتھ نہیں دیتا۔ جسم اس بلند پروازی کا متحمل نہیں۔ یہ بات ٹھیک بھی ہے۔ مثلاً ایک آدمی بیمار ہے۔ وہ کھانسی کی تکلیف کی وجہ سے رات گئے تک کھانستا رہتا ہے۔ رات کے دو بجے تہجد پڑھنے کے لئے اُٹھنا اس کے لئے ممکن ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو معاف تو کر دے گا لیکن معافی اور چیز ہے اور تہجد کا انعام ملنا اپنی جگہ ایک حقیقت ہے۔

خطبہ لمبا ہو گیا ہے اور واپس بھی جانا ہے اسلئے باوجود اس کے کہ مجھے دوستوں سے ملنے کی زبردست خواہش تھی میں اس وقت ملاقات سے معذور ہوں آپ کے بعد میں کسی جمعہ کے دن یا کسی اور موقعہ پر ملاقات کا وقت انشاء اللہ ضرور دوں گا۔ کیونکہ آپس میں باتیں کرنا اور

مشورے لینا جماعتی زندگی کے لئے بڑی ہی ضروری ہے

البتہ یہ ضروری نہیں کہ ایک خاص بات کو سامنے رکھ کر مشورہ ہو۔ ہزار قسم کی باتیں ہیں جن کا آپس میں ملنے ہی سے پتہ لگتا ہے۔ دوست جب مجھ سے ملنے آتے ہیں ایک دوسرے کی سننے اور سنانے سے مجھے بہت سی نئی نئی باتوں کا علم ہوتا رہتا ہے حالات و واقعات کے مختلف پہلو سامنے آتے رہتے ہیں دوستوں کی انفرادی اور خاندانی مشکلات سامنے آتی ہیں تو دعا کے لئے تحریک ہوتی ہے۔ یہاں مسجد میں زیادہ لمبی باتیں ویسے بھی نہیں ہو سکتیں اس لئے امید رکھتا ہوں کہ آپ مجھے معاف کریں گے اور اجازت دیں گے کہ نماز پڑھانے کے بعد واپس چلا جاؤں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو انشاء اللہ پھر ملیں گے۔"

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

حب اطہر امرض اطہر کی شہرۂ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰/- روپے فی تولہ ۲/- روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ریلوے محمود ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزم عبدالحی بیمار ہے اس کی صحت کاملہ کیلئے احباب دعا فرمادیں۔
(مشتاق احمد مہل کریانہ مرچنٹس مین بازار وزیر آباد)

۲۔ میں نے امسال بی کام کا امتحان دیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نمایاں کامیابی عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔
(رشید محمود کاہلوں صادق آباد)

۳۔ میرے شوہر مکرم مبارک احمد صاحب ظفر عرصہ دو ماہ سے بوجہ اپریشن برائیسہ بیمار ہیں۔ احباب کرام صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(امۃ الشکور امۃ اللہ احمد تنگ)

۴۔ چوہدری عنایت احمد صاحب میانوالی کی لڑکی عزیزہ نصرت بلقیس کو چند دنوں سے درد گردہ کی شدید تکلیف ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں
(نذر احمد مکان نمبر ۱۵/۱۶ محلہ دارالیمن شرقی ربوہ)

۵۔ عزیزم محمد حنیف ظفر گلے کی تکلیف سے بیمار ہے اور گلاب دیوی ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ عزیزہ موصوف کو کامل صحت دے
(محمد ابراہیم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چوہڑکانہ)

۶۔ میرا بڑا لڑکا کراچی میں نمونیا میں مبتلا ہو گیا ہے جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے
(محمد شفیع، دلاپلور)

اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے

کہ

میں نے اپنی زندگی اور ہوش و حواس میں اس فانی دنیا کے ہر قسم کے بار سے اپنے کندھوں کو ہلکا کر لیا ہے۔ اب میں نے کسی کا کچھ نہیں دینا۔ جو کچھ میری دنیاوی متاع تھی وہ میں نے اپنے بچوں میں تقسیم کر دی ہے اور اب میں ہر طرح سے مطمئن اور آزاد ہوں میرا کاروبار خدمت خلق جو دواخانہ کی شکل میں تھا۔ وہ میں نے اپنے دو بچوں حکیم عبدالحمید اور انوار احمد جان کے حوالے کر دیا ہے اور وہی اسے میرے خطوط پر چلانے اور بڑھانے کے ذمہ دار ہیں۔ اس دواخانہ کو شروع کرتے وقت جو نعائح حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ نے مجھے فرمائی تھیں وہ میں نے ان دونوں بچوں کو تاکیداً پہنچا دی ہیں دوستوں سے میری درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان بچوں کو ان ہدایات پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرماتے رہیں۔ اور حضرت اقدس کا لگایا ہوا خدمت خلق کا یہ پودا پھولتا اور پھلتا رہے۔ میرا مولیٰ ہر احمدی کو اطمینان اور خوشنودی کی زندگی عطا فرمائے۔ آمین حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول گوجرانوالہ

نوٹس نیلام عام

ٹاؤن کمیٹی ربوہ اپنی آمدنی برآمدگی ٹیکس روڑی بجری ریت بذریعہ نیلام عام ٹھیکہ پر دے رہی ہے۔

نیلام ۱/۶۹ ۳۰ دفتر ٹاؤن کمیٹی میں ہوگا۔ (بوقت ۱۰½ بجے صبح) نیلام میں صرف وہ احباب شامل ہو سکیں گے۔ جو بولی سے قبل ایک ہزار روپیہ زر ضمانت جمع کرا کر دفتر سے رسید حاصل کر لیں گے۔ بقیہ شرائط نیلام دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ

۱۳۱ - ۶۲ ء/۶۹

نور کاجل — سرمہ خورشید

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کیلئے
بہترین سرمہ
جو متعدد جڑی بوٹی کا سادہ مگر جوہر ہے
بچوں بڑوں سب کے لئے مفید ہے۔
قیمت فی شیشی سوا دو روپیہ

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ
آنکھوں کی ہٹیلی امراض خارش پانی بہنا
بہنی۔ موتیا کگرے وغیرہ کے لئے
لاجواب تحفہ
قیمت فی شیشی
پچھتر پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ فون ۳۸

امتحان انصار اللہ سہ ماہی چہارم

تاریخ امتحان ۱۲/۱۲ برائے ربوہ اور بیرونجات

نصاب

۱۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
۲۔ گھر سے نکلتے اور گھر میں داخل ہونے کی دعائیں

نوٹ: یہ دعائیں مجلس انصار اللہ کے کتابچہ ہدایات میں درج کر دی گئی ہیں۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ سیٹ بستر۔ فرشی دریاں اکھیس تو ئے جائے نماز تھوک و پرچون مل سکتے ہیں

وسیم ٹیلرز ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر ایس پور بازار لائلپور

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں
اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ صرف دو روپے
(مینیجر)

وقت کی پابند لفائیڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۳-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۳۰
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۳-۵۰	۴-۵۵	۵-۴۰	۶-۳۰	۷-۳۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۳۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰ بعد دوپہر	۱-۲۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۲۰	۵-۵	۷-۳۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ	۴-۴۵	۹-۱۵															
روانگی گوجرانوالہ تا سرگودھا	۹-۳۰	۳-۳۰															

ہمیشہ لفائیڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں۔

(محمد علی ظفر برائے مینیجر)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ دانت میں سخت درد تھا میں نے کسی سے دریافت کیا کہ اس کا کیا علاج ہے اس نے کہا موٹا علاج مشہور ہے "علاج دنداں اخراج دنداں" اس کا یہ فقرہ میرے دل پر گراں گذرا کیونکہ دانت بھی ایک نعمت الٰہی ہے اسے نکال دینا ایک نعمت سے محروم ہونا"

ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۳۵

دانتوں جیسی عظیم نعمت سے محروم ہونے کی بجائے "اینٹی کیریز" اور "اینٹی پائیوریا" کا استعمال کیجئے

فی دوا مکمل کورس ۱/- تفصیلی پمفلٹ بالکل مفت

کیور ٹیومیڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

قرص نور محافظ جوانی جملہ تکالیف کیلئے مفید قیمت فی شیشی پانچ روپے ۵/-
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
" گول کچہری بازار لائل پور "

ہمارا دنسواں (جوشاندہ) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپے

تذکرہ

مجموعہ الہامات، کشوف و رؤیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

احباب جماعت کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کشوف و رؤیا کا مجموعہ

تذکرہ ایڈیشن سوم

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

نے شائع کیا ہے جو ایک عرصہ سے نایاب تھا۔ اس ایڈیشن کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں وہ الہامات، کشوف و رؤیا جو ایڈیشن اوّل اور ایڈیشن دوم میں شائع نہ ہو سکے تھے اس ایڈیشن میں ان کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے ساتھ ایک صد بانوے ۱۹۲ صفحات کی مفتاح بھی شائع کی گئی ہے تاکہ حوالہ جات کی تلاش میں سہولت رہے

صفحات ۱۸۰ سائز ۲۰×۲۶/۸ کاغذ و طباعت عمدہ ہدیہ علاوہ محصول ڈاک صرف اٹھارہ روپے۔

ملنے کا پتہ: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

قرآن پاک کے نمونوں کا

بے نظیر مجموعہ

ماہ رمضان کی آمد آمد ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ بھائی اور بہنیں جو اس مبارک مہینہ کی نعمتوں سے فیض یاب ہوں گے قرآن پاک اسی مبارک مہینہ میں نازل ہوا۔ شروع رمضان مبارک مہینہ میں قرآن کی تلاوت دنیا و آخرت کی نعمتوں سے مالا مال کر دیتی ہے۔ تاج کمپنی لمیٹڈ نے ہمیشہ کی طرح اس سال بھی اپنے اس کے طبع شدہ قرآنوں کے ہدیوں میں خاص رعایت کر دی ہے یہ رعایت ۱۶ ستمبر سے شروع ہو کر ۳۱ دسمبر تک جاری رہے گی۔

نمونوں کے صفحوں کا مجموعہ مفت طلب فرمائیے

تاج کمپنی لمیٹڈ رجسٹرڈ ۳۶۱۴۳ کراچی

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

جس میں

قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔ سالانہ چندہ صرف چھ روپے (مینیجر)

شیخوپورہ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب ایڈیٹر الفضل جلیل دواخانہ مین بازار ربوہ سے طلب کریں (مینیجر)

غیر ممالک میں!

گئے ہوئے یا جانے والے

احباب فوری توجہ فرمائیں

بیرونی ممالک سے آنے والے احباب کے لئے حکومت نے خاص اجازت دے رکھی ہے جس کی بدولت وہ پاکستان آتے ہوئے اپنے ساتھ ایرکنڈیشنر، ریفریجریٹر، ریڈیو گرام، ٹیلی ویژن سیٹ اور اس طرح درجنوں اشیاء لا سکتے ہیں جن پر کوئی کسٹم اور ڈیوٹی نہیں لگتی۔ آپ اگر اس وقت بیرون ملک ہوں تو ہمیں لکھیں ہم آپ کو نہ صرف ایسی چیزوں کی فہرست (۳ ڈالر) ارسال کریں گے۔ جن کے ساتھ لانے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ ہوگا۔ بلکہ ان تمام چیزوں کی خریداری میں بھی مدد دیں گے۔ اگر آپ جلد باہر جا رہے ہوں تو روانگی سے قبل خط لکھ کر تمام تفاصیل حاصل کریں ہمارے پاس مندرجہ ذیل ایجنسیاں ہیں:۔

GEC ENGLISH GRINDING CARRIER TAPE RECORDERS CAMERAS. KETTLES. COOKERS.

FAROOQs

۳۔ ای۔ گلبرگ مارکیٹ لاہور۔ فون ۸۰۸۴۸

تریاق سلیمانی

بدہضمی، ہیضہ، سہال، متلی اور قے کا فوری علاج

قیمت ایک روپیہ، دو روپیہ چار روپیہ

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

درد جلن سے اور اخراج خون

بواسیر قبض و ریاح جڑ سے ختم کرنے کے لئے

پائلز کیور (PILES CURE) کے

چار کیپسولز کا ایک کورس کافی ہے تسلی کے لئے نمونہ کی ایک خوراک اور پمفلٹ بالکل مفت بڑے بڑے شہروں کے اچھے دوا فروشوں سے دستیاب ہے مکمل کورس ۱۰/ روپے فی کس ۱/۵۰ مشاکشوں کے لئے معقول کمیشن۔ رسالہ کمپنی کے خواہش مند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں۔ کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ہیکرشل روڈ گمٹی لاہور۔ ڈاکٹر راجو ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

اعلان برائے فروخت قطعہ

ایک قطعہ ۱۵ بلاک ۱۰/- (دو روپے) ۲ کنال رب سڑک ۶۰ فٹ جس کا رقبہ ۱۸۰×۵۰ فٹ ہے محلہ دارالصدر غربی بنام مسجد لطیف قابل فروخت ہے خواہش مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ع۔ ح۔ معرفت قاضی عبدالسلام بھٹی دارالسلام دارالصدر غربی ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینیجر

الفضل ربوہ

روزنامہ

سے خط و کتاب کیا کریں۔

ضروریات مرغی خانہ

مثلاً بٹھانے والے انڈے یک روزہ چوزے۔ پٹھاں مرغیاں، خوراک اور اجزائے خوراک وغیرہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ

سے حاصل کریں۔ (مینیجر)

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

(مینیجر)

تریاق اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ ۱۵ روپے **نور نظر** اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس ۲۵ روپے **خورشید پونانی** دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ ٹیلی فون نمبر ۳۸

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۲ اخاء تا ۲۸ اخاء ۱۳۴۸ ہش

۱۔ گزشتہ ہفتہ کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ نے ۲۴ اخاء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید کے دفتر اوّل کے چھتیسویں دفتر دوم کے چھبیسویں اور دفتر سوم کے پانچویں سال کا آغاز کا اعلان فرمایا اور احباب جماعت کو تحریک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے بموجب غلبۂ اسلام کے سلسلہ میں تحریک جدید کے ذریعہ جو عظیم الشان کام ہو رہا ہے اُس میں حصہ لینے کی غرض سے تحریک جدید کے نئے سال کے لئے بڑھ چڑھ کر اپنے وعدے لکھوائیں۔ حضور نے بالخصوص دفتر دوم اور دفتر سوم کے مجاہدین کو توجہ دلائی کہ وہ اپنی قربانی کے معیار بلند کریں۔

۳۔ ۲۴ اخاء کو حضور ایدہ اللہ کی طرف سے تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان پر اسی روز نماز جمعہ کے بعد مخلصین جماعت نے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے اپنے محبوب امام کے حضور اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانیوں کے وعدے پیش کرنے شروع کر دیئے چنانچہ پہلے دن کی پیش کش ۳۳۲۷۴ روپے تک پہنچ گئی جب کہ گزشتہ سال پہلے دن کی پیش کش ۳،۲۰،۰۰۰ روپے کی تھی ان جماعتوں کے نام درج ذیل ہیں جن کے وعدے پہلے دن پانچ صد یا اس سے زائد رقم کے پیش ہوئے

کراچی	۱۱،۱۱۱	روپے	خان پور ضلع رحیم یار خان	۷۲۶ روپے
ربوہ	۶۳،۰۰۰	"	ناصر آباد	۹۸۹ "
راولپنڈی	۲۵،۰۰۰	"	سٹی سرگودھا	۵۴۸ "
اسلام آباد	۱۲،۰۰۰	"	کوٹلی ضلع خیرپور	۵۵۴ "
گوجرانوالہ	۸۱۴۶	"	رحمٰن آباد ضلع نواب شاہ	۲،۴۲۲ "
بہاولپور	۲۱۱۳	"	چیچہ وطنی "	۵۲۲ "
ٹیکسلا	۶۰۰		گوٹھ امام بخش "	۷۶۵ "
لاہور	۷۵،۰۰۰		باندھی "	۱۲۱۷ "

۴۔ انصار اللہ کا چودھواں سالانہ اجتماع دعاؤں، ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کی مخصوص روایات کے ساتھ روحانیت سے معمور فضا میں مسلسل تین روز (۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶ اخاء ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶ اکتوبر) تک جاری رہنے کے بعد ۲۶ اخاء بروز اتوار قریباً ڈیڑھ بجے نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ اس اجتماع کا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک ایمان افروز اور روح پرور خطاب اور پُرسوز اجتماعی دعا سے افتتاح فرمایا۔ اور پھر ازراہ شفقت اجتماع کے آخری روز بھی مقام اجتماع میں تشریف لا کر اجتماع میں شریک ہزاروں انصار کو ایک نہایت درجہ پُرمعارف اور بصیرت افروز خطاب سے نوازا۔

مجلس شوریٰ کا انعقاد بھی عمل میں آیا جس میں اصلاحی، تربیتی اور انتظامی امور سے متعلق متعدد تجاویز پر غور کرنے کے علاوہ آئندہ تین سال کے لئے نئے صدر انصار اللہ کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔ آراء شماری کی ترتیب کے لحاظ سے تین نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کئے گئے۔ حضور ایدہ اللہ نے ان میں سے محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے تقرر کی منظوری عطا فرمائی۔ نمائندگان شوریٰ نے سب سے زیادہ ووٹ آپ ہی کے حق میں دیئے تھے۔

یہ اجتماع بھی اپنی عظیم الشان برکات کی وجہ سے اس میں شامل ہونے والے ہزاروں خوش نصیب انصار و خدام کے لئے غیر معمولی طور پر ازدیاد ایمان و عرفان کا موجب ہوا اور وہ روحانی نعمتوں سے مالا مال ہو کر اور اپنے دلوں میں خدمت اسلام کا ایک نیا جوش اور نیا ولولہ لے کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

پھر اس لحاظ سے بھی یہ اجتماع بہت کامیاب ثابت ہوا کہ امسال بحمد اللہ تعالیٰ گزشتہ سال کی نسبت زیادہ مجالس نے اپنے نمائندے اور اراکین اس میں شمولیت کے لئے بھجوائے اور وہ بفضلہ تعالیٰ آئے بھی پہلے سے زیادہ تعداد میں۔ اسی طرح اجتماع کی برکات سے فیض یاب ہونے والے زائرین کی تعداد بھی گزشتہ سال سے زیادہ رہی۔ امسال مشرقی اور مغربی پاکستان کی ۳۵۶ مجالس کے ۷۰۰ نمائندگان ۱۵۸۰ اراکین اور دو ہزار ساٹھ زائرین نے شرکت کی۔ اس طرح مجموعی طور پر امسال ۴۳۸۰ احباب اجتماع کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوئے۔

۵۔ یہ خبر جماعت میں خوشی کے ساتھ سُنی جائے گی کہ امسال ثانوی تعلیمی بورڈ سرگودھا کے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں اوّل آنے والے طالب علم عزیز عبدالرشید سلمہ احمدی نوجوان ہیں آپ مکرم ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب راولپنڈی کے بیٹے اور محترم بابو عبدالغنی صاحب انبالوی مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ نے ایف ایس سی (پری انجینئرنگ گروپ) میں ۸۲۸ نمبر حاصل کر کے یہ امتیاز حاصل کیا

(۲) ایف ایس سی (پری میڈیکل گروپ) میں ایک اور احمدی نوجوان عزیز منیر احمد سہیل ابن مکرم چوہدری محمد الدین صاحب انور نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ آپ نے ۷۷۵ نمبر لئے اور اپنے کالج (گورنمنٹ کالج سرگودھا) میں اوّل رہے۔ عزیز منیر احمد سہیل حضرت بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا کے نواسے ہیں۔

(۳) اسی طرح عزیز خلیل محمود ابن مکرم اے آر سلیم صاحب بی اے ایل ایل بی سیکشن آفیسر گورنمنٹ آف پاکستان کراچی ایف ایس سی کے میڈیکل اور انجینئرنگ دونوں گروپس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کراچی یونیورسٹی میں اوّل آئے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان تینوں احمدی نوجوانوں کی یہ امتیازی کامیابیاں ان کے لئے ان کے خاندان کے لئے نیز جماعت اور ملک و ملت کے لئے بابرکت کرے آمین

۶۔ مکرم قریشی مقبول احمد صاحب انچارج مبلغ امریکہ نے بذریعہ تار اطلاع بھجوائی ہے کہ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن خان صاحب بنگالی بخیریت امریکہ پہنچ گئے ہیں آپ ۱۶ اخاء (اکتوبر) کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا وہاں آنا مبارک کرے اور آپ کو خدمت اسلام کی بیش از بیش خدمات سے نوازے۔ آمین۔

۷۔ غانا سے اطلاع ملی ہے کہ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم کی اہلیہ صاحبہ گردن اور کمر میں شدید درد سے بیمار ہیں۔ اور اکرا کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

داخلہ تھرڈ ایر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کر کے تھرڈ ایر میں داخلہ لینے والے امیدوار اپنی درخواستیں ۳۰ اکتوبر تک بنام پرنسپل بھجوا دیں۔ داخلہ آرٹس اور سائنس گروپس میں مل سکتا ہے کالج میں آرٹس اور سائنس کے مضامین کی تیاری کا بفضلہ خاطر خواہ انتظام موجود ہے بیرون جات سے آنے والے طلباء کے لئے نفیس عمر ہوسٹل میں تسلی بخش رہائش کا بندوبست ہے۔ درخواست فارم دفتر اوقات میں کالج سے ہر وقت مل سکتے ہیں۔ درخواست مکمل کوائف سے پُر ہو جس کے ساتھ دو عدد فوٹو پروڈیزنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ شامل ہونے ضروری ہیں ۲ نومبر سے گیارہ نومبر تک داخلہ بغیر لیٹ فیس کے ہوگا۔ اور اس کے بعد لیٹ فیس کے ساتھ ہوگا۔ ۲۰ نومبر سے روزانہ داخلہ کے لئے انٹرویو صبح ۹ بجے تا ۱۱ بجے ہوا کرے گا۔ انٹرویو کے وقت سرپرست کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

درخواست دعا عزیزم محمد یعقوب صاحب ولد چوہدری کانڈی ڈیڑھ سال سے بوجہ مختلف عوارض بیمار چلے آ رہے ہیں گزشتہ دنوں ڈبل نمونیہ اور ایک تانگہ کے حادثہ سے زیادہ تکلیف دہ ہونے کے باعث صاحب فراش ہیں احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴